5۔ نصوح اورو سلیم کی گفتگو

ڈپٹی نزیر سلیم دہلوی

(1831ء۔۔۔۔1912ء)

ابتدائی حالات:

نذیر احمد ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مولوی سعادت علی تھا۔ ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کرنے کے بعد دہلی آگئے، جہاں مولوی عبدالخالق کے شاگرد ہوگئے۔ بعد میں دلی سکول میں داخلہ لیا۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد عملی زندگی کا آغاز کنجاہ ضلع گجرات میں ایک اسکول میں مدرس کی حیثیت سے کیا ۔ تھوڑے دنوں بعد ڈپٹی انسپکٹر مدارس مقرر ہوئے۔

۱۸۶۱ ءمیں انڈین نیشنل کوڈ کے ترجمے کی وجہ سے پہلے تحصیلدار اور بعد میں افسر بندوبست بنے۔ سر سالار جنگ کے ایما پر انگریزی ملازمت چھوڑ کر حیدر آباد دکن ملازمت اختیار کی۔ ایک عرصے تک وہ خدمت انجام دینے کے بعد ملازمت چھوڑ کر دلی آگئے اور بقیہ زندگی یہی گزاری ۔

اُسلوبِ نگارش:

آپ کے اصلاحی انداز کے حامل انداز ہیں کیونکہ ان سے انہوں نے مسلمانوں کی اصلاح کا کام لیا۔ اگرچہ ڈپٹی نذیر احمد کی کی مقصد پسندی نے ناول کے فن کو کسی حدتک متاثر کیا... لیکن یہ مقصدیت، ان کے اسلوبِ بیان کی لطافت اور چاشنی کو ختم نہیں کرتی۔ ان کی زبان علمی بھی ہے اور وعوامی بھی۔ معاشرتی لطافتوں کے آئنہ دار محاوروں کے استعمال کا انھیں ملکہ حاصل ہے۔ بالخصوص عورتوں کی مخصوص زبان، محاوروں اور مکالموں کے وہ اُستاد تسلیم کیے گئے ہیں۔

تصانیف:

نذیر احمد دہلوی کا شمار اُردو کے ارکانِ خمسہ میں ہوتا ہے۔ آپ اردو کے پہلے ناول نگار ہیں۔ آپ کے ناولوں میں "مراۃ العروس"، "بنات النعش"، "توبۃ النصوح"، "فسانہ مبتلا" اور "ابن الوقت" زیادہ اہم ہیں۔

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آموختہ	سبق	بالاخانہ	اوپر کا کمرا
بسروچشم	سر آنکھوں پر	بھلے مانس	شریف آدمی
پھڈی جوتی	نیچی ایڑھی [illegible]	شطرنج	ایک امیرانہ کھیل کا نام ہے جس کے پیچھے مہرے ہوتے ہیں
عمرِ دراز	لمبی عمر	گنجفہ	ایک کھیل کا نام جو تاش سے کھیلا جاتا ہے
معقول	مناسب	منجھلا	درمیانہ

سبق کا خلاصہ

یہ سبق ڈپٹی نذیر احمد کے ناول "توبۃ النصوح" سے لیا گیا ہے۔ اس سبق کا پس منظر یہ ہے کہ ایک بار دلی میں ہیضے کی وباء پھیلی۔ دوسرے افراد کی طرح نصوح اس کی لپیٹ میں آگیا اور یہ سمجھنے لگا کہ موت اب قریب ہے۔ وہ

[redacted]

بہت مایوس ہوا۔ ان حالات میں اسے آخرت کی بے حد فکر لاحق ہوگئی۔ ڈاکٹروں نے اسے نیندکی گولیاں کھلاکر سلادیا۔ اسی نیند کے دوران اس نے خواب میں کچھ ہولناک مناظر دیکھے۔ اسے اپنے اور اپنے خاندان کی بے مقصد زندگی پر بے حد افسوس ہوا۔ اس نے گزشتہ زندگی میں کی جانے والی غلطیوں اور کوتاہیوں کی تلافی کا عہد کرتے ہوئے اپنی بیوی فہمیدہ کو اپنا مددگار بنایا۔ ایک دن اپنے بیٹے سلیم کو بالاخانے پر صبح کے وقت بیدار کے ذریعے جب بلایا تو سلیم ابھی سویا ہوا تھا۔ بیدار نے اسے جگاکر والد صاحب کا پیغام سنایا تو وہ گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنی والدہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مجھے والد صاحب نے کس لئے بلایا ہے۔ وہ ناراض تو نہیں۔ سلیم نے بیدار سے پوچھا کہ شاید کے شاید اسے ہی میرے بلانے کی وجہ پتا ہو۔ اسی دوران سلیم خود ہی والد صاحب کے پاس پہنچ گیا۔ سلام کیا اور ایک طرف کھڑا ہوگیا۔ والد صاحب نے پوچھا "بیٹا آج مدرسے کیوں نہیں گئے؟" سلیم نے جواب دیا "کچھ دیر بعد جاوں گا ابھی کوئی گھنٹہ بھر کی دیر ہے۔ پھر والد صاحب نے پوچھا کہ کیا تم اکیلے مدرسے ناتے ہو یا بڑے بھائی کے ساتھ۔ سلیم بولا کبھی کبھی بھائی کے ساتھ ورنہ اکیلے ہی جاتا ہوں۔ والد صاحب نے اکیلے مدرسے جانے کی وجہ پوچھی۔ سلیم نے کہا کیوں کہ امتحان کے دن قریب ہیں بھائی جان منہ اندھرے ہی امتحان کے سلسلے میں اپنے کسی دوست کے ہاں چلے جاتے ہیں۔ جب میں سکول پہنچتا ہوں تو بھائی کو سکول میں دیکھتا ہوں۔ والد صاحب نے دریافت کیا کہ کیا گھر میں امتحان کی تیاری نہیں ہوسکتی؟ سلیم نے کہا بھائی کے پاس ہر وقت شطرنج اور گنجفہ ہوتا ہے۔ ایسے میں تیاری مشکل ہے۔ باپ نے سلیم سے پوچھا، کیا تم بھی شطرنج کھیلتے ہو؟ سلیم نے کہا نہیں بلکہ میں تو ہر قسم کے کھیل کو ناپسند کرتا ہوں۔ باپ نے وجہ پوچھتے ہوئے کہا کہ

جہاں تک میری یاداشت کام کرتی ہے تم تو کھیلوں کے سودائی تھے، پھر یہ اچانک ایسا کیوں ہوا؟ سلیم نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ میرے محلے میں چار لڑکے رہتے ہیں۔ یہ چاروں آپس میں بھائی ہیں۔ اور بہت نیک ہیں۔ بہت زیادہ شریف اور عظیم اخلاق والے ہیں۔ مدرسے کے دوران بھی آدھی چھٹی کے وقت یہ قریبی مسجد میں نماز پڑھنے چلے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ دوستی ہونے کی وجہ بتائی۔ ان کی نانی صاحبہ سے ملاقات اور اچھی باتوں کا ذکر کیا کہ جب بھی اپنے بڑوں سے ملو تو سب سے پہلے السلام علیکم کہا کرو۔ بچوں سے دوستی اور بڑی بی کی نصیحتوں کی وجہ سے میرا دل کھیلوں سے اچاٹ ہوگیا ہے۔

پس نصوح نے خاندان کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ اس نے اپنی بیوی کو اپنا ہم خیال بنایا اور اصلاح کی ابتداء اپنے بیٹے سلیم سے کی۔ سلیم پہلے ہی اپنے ایک ہم جماعت کی نانی اماں سے اچھی اچھی باتیں سیکھتا۔ نصوح اس بوڑھی عورت کا بے حد شکر گزار تھا جو نصوح کے حصے کا کام سر انجام دے رہی تھی۔

مرکزی خیال:

جب انسان زندگی کی اصل روح سے روشناس ہوتا ہے تو وہ دینوی زندگی کی بجائے ابدی زندگی کو سنوارنے کے جتن کرتا ہے۔ اصلاح کا کام اپنے گھر سے شروع ہوتا ہے۔ کنبے کا سربراہ پورے خاندان کی، اخلاقی حالت سدھارنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر خاندان کا سربراہ اپنے کنبے کی صحیح طور پر دیکھ بھال کرے گا تو وہ قیامت کے دن سرجرو ہوگا اور اگر وہ اپنے خاندان والوں کی صحیح تربیت نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اللہ

کے سامنے جوانده ہوگا۔ نصوح اپنے بیٹے کی بہتر تربیت اور اصلاح کے لیے اسے اپنے پاس بلاتا ہے اور اس سے روزمرہ کے معملات کے بارے میں گفت وشنید کرتا ہے۔ وہ جاننا چاہتا ہے کہ اسکے بیٹے شب وروز کیسے گزارتے ہیں۔

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: ایک عورت تخت پرجائے نماز بچھائے قبلہ روبیٹھی کچھ پڑھ رہی ہیں۔وہ ان لڑکوں کی نانی ہیں۔لوگ ان کو'حضرت بی' کہتے ہیں۔میں سیدھا دالان میں اپنے ہم جماعت کے پاس جابیٹھا۔حضرت بی اپنے پڑھنے سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے مجھ سے کہا بیٹا! گو تم نے مجھ کو سلام نہیں کیا لیکن ضرور ہے کہ میں تم کو دعا دوں ۔جیتے رہو، عمردراز ہو، خدانیک ہدایت دے۔ان کا یہ کہنا تھا کہ میں زمین میں گڑھ گیا اور فوراً اٹھ کر میں نے ادب سے سلام کیا۔ تب حضرت بی نے فرمایا:بیٹا،برامت ماننا،یہ بھلے مانسوں کا دستور ہے کہ اپنے سے جو بڑا ہوتا ہے اسے سلام کرلیا کرتے ہیں۔اور میں تم کو نہ ٹوکتی لیکن چونکہ تم میرے بچوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہو۔اس کے سبب مجھ کو جتا دینا ضرور تھا۔اس کے بعد حضرت بی نے مجھ کو مٹھائی دی اور بڑا اسرار کرکے کھلائی۔ مدتوں میں ان کے گھر جاتا رہا۔حضرت بی بھی مجھے اپنے نواسوں کی طرح چاہنے اور پیار کرنے لگیں اور مجھ کو ہمیشہ نصیحت کیا کرتی تھیں۔تب ہی سے میرا دل تمام کھیل کی باتوں سے کھٹا ہو گیا۔

مصنف کا نام: ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

سبق کا نام: نصوح اور سلیم کی گفتگو

حل لغت: تخت:گدی، قبلہ رو: قبلہ کی طرف منہ کرکے، والان: لمباکمرہ، عمردراز: لمبی عمر، زمین میں گڑھ جانا، دل کھٹا ہونا: نفرت ہونا۔

سیاق وسباق:

اس سبق میں چارلڑکوں کی خوبیوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ جب انسان زندگی کی اصل روح سے روشناس ہوتا ہے تو وہ دینوی زندگی کی بجائے ابدی زندگی کو سنوارنے کے جتن کرتا ہے۔اصلاح کا کام اپنے گھر سے شروع ہوتا ہے۔کنبے کا سربراہ پورے خاندان کی، اخلاقی حالت سدھارنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔اگر خاندان کا سربراہ اپنے کنبے کی صحیح طور پر دیکھ بھال کرے گا تو وہ قیامت کے دن سرخرو ہوگا اور اگر وہ اپنے خاندان والوں کی صحیح تربیت نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اللہ کے سامنے جوانده ہوگا۔نصوح اپنے بیٹے کی بہتر تربیت اور اصلاح کے لیے اسے اپنے پاس بلاتا ہے اور اس سے روزمرہ کے معملات کے بارے میں گفت وشنید کرتا ہے۔وہ جاننا چاہتا ہے کہ اسکے بیٹے شب وروز کیسے گزارتے ہیں۔

تشریح:

مصنف چھوٹے سلیم کے حوالے سے لکھتے ہیں۔میں استاد کے فرمان کے مطابق جب میں ان کے گھر گیا۔ان کو آواز دی تو انہوں نے مجھے اندر بلالیا۔میں نے دیکھا ایک عورت تخت پرجائے نماز بچھائے قبلہ روبیٹھی کچھ پڑھ رہی ہیں۔وہ ان لڑکوں کی نانی ہیں۔جو کہ صوم وصلوۃ کی پابند تھیں۔ لوگ احترام سے ان کو حضرت بی کہتے ہیں۔ میں سیدھا بڑے کمرے میں اپنے ہم جماعت کے پاس جاکر بیٹھ گیا۔اگرچہ گو تم نے مجھ کو سلام نہیں

کیا لیکن ضرور ہے کہ میں تم کو دعا دوں ۔جیتے رہو، عمردراز ہو، خدانیک ہدایت دے۔ سلیم کہتا ہے کہ میں یہ بات سن کر بے حد شرمندہ ہوا اور فوراً اٹھ کر میں نے ادب سے سلام کیا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے نصیحت فرمائی کہ شریفوں کا دستور ہے کہ اپنے سے جو بڑا ہوتا ہے اسے سلام کرتے ہیں۔ہمارے پیارے نبی ﷺ کا بھی یہی فرمان ہے کہ اپنے سے بڑوں کی عزت کیا کرو۔اس کے بعد میں جب بھی ان کے گھر جاتا تو بڑی بی مجھے پیار کرتی اور پیاری پیاری باتیں بھی بتاتیں۔

مختصر جواب دیں

(الف).بیدار نے سلیم کو جگا کر کیاپیغام دیا؟

جواب۔ بیدار نے سلیم کو جگایا اور کہا کہ اصحاب زادے اٹھیے بالا خانے پر میاں بلاتے ہیں ہیں

(ب)۔ سلیم کی ماں نے سلیم کے ساتھ نسواں کے پاس جانے سے کیوں انکار کیا

جواب۔ سلیمانی اصل انکار کیا کہ اس کی گود میں لڑکی سوئی ہوئی تھی سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے کیوں نہیں جاتا تھا سلیمان بھائی کے ساتھ مدرسہ اس لیے نہیں جاتا تھا کیونکہ اس کا بھائی اپنے ہم جماعت کے پاس پڑھنے جاتا تھا اور وہاں سے فارغ ہوکر سیدھا سکول چلا جاتا تھا اس لیے سلیم اکیلا سکول جاتا تھا۔

(ج) سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے کیوں نہیں جاتا تھا؟

جواب۔ سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے اس لیے نہیں جاتا تھا کیونکہ اس کا بھائی اپنے ہم جماعت کے پاس پڑھنے جاتا تھا۔ اور وہاں سے سکول چلا جاتا تھا۔ اس لیے سلیم اکیلا سکول جاتا تھا۔

(د) سلیم نے چار لڑکوں کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

جواب۔ سلیم نے کہا کہ وہ چاروں لڑکے شریف اور باحیا ہیں جب راہ چلتے ہیں تو گردن نیچی کر کے چلتے ہیں ان کو اپنے سے کوئی بڑا مل جائے پہچان ہو یا نہ ہو ان کو ضرور سلام کرتے ہیں کہ آپس میں کبھی لڑتے جھگڑتے نہیں اور نہ گالی گلوچ دیتے ہیں ہمارے ہی مدرسے میں پڑھتے ہیں۔ وہاں بھی ان کا یہی حال ہے۔ کبھی کسی نے ان کی کوئی شکایت نہیں کی۔ وقفہ کے دوران سکول کے باقی طلبا کھیل کود میں لگ جاتے ہیں لیکن یہ چاروں بھائی ایک پاس کی مسجد میں جاکر نماز ادا کرتے ہیں۔

(ہ) حضرت بی کون تھیں اور اُنھوں نے سلیم کو کیا نصیحت کی؟

جواب۔ حضرت بی لڑکوں کی نانی ہیں۔ اس نے سلیم کو پہلے درازی عمر کی دعا دی اس کے بعد سلیم کو نصیحت کی کہ شریفوں کا دستور ہے کہ اپنے سے جو بڑا ہوتا ہے اسے سلام کرتے ہیں۔ اس لیے میں نصیحت کرتی ہوں کہ تم ہمیشہ اپنے بڑوں کو سب سے پہلے سلام کیا کرو، چاہے آپ ان کو جانتے ہو یا نہ جانتے ہوں۔

2۔ مندرجہ ذیل محاورات کے معانی اور انہیں جملوں میں لکھیں؟

جواب۔

الفاظ	معنی	جملے
جی لگنا	دل لگنا	آج کل بچوں کا بڑی مشکل سے دل لگتا ہے۔
کانوں کان خبر نہ ہونا	بالکل خبر نا ہونا	کلرک نے فراڈ اتنی چالاکی سے کیا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔
آوازہ کسنا	مذاق اڑانا	راہ چلتے لوگوں پر آوازہ کسنا شریفوں کا شیوہ نہیں۔
زمین میں گڑھ جانا	شرمندہ ہونا	چوری بکڑے جانے پر وہ شرم سے زمین میں گڑھ گیا۔
دل کھٹا ہونا	متنفر ہونا	کاشف کی کام چوری دیکھ کر میرا اس سے دل کھٹا ہوگیا۔

4۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع لکھیں۔

جواب۔

واحد	جمع	واحد	جمع
خبر	اخبار	امتحان	امتحانات
کتاب	کتب	مشکل	مشکلات
مدرسہ	مدارس		

5۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے اعراب لگائیں۔

جواب۔ صُورَت، تَعجُب، مَسجِد، عُمردَراز، بَسَروچَشم۔

6۔ مصنف کا نام، سبق کا نام اور اقتباس کا نصابی سبق میں موقع و محل درج ذیل اقتباس کی تشریح کریں۔

اقتباس: کئی برس سے اس محلے میں رہتے ہیں۔ مگر کسی کو کانوں کان خبر نہیں۔ محلے میں کوڑیوں لڑکے بھرے پڑے ہیں، لیکن ان کو کسی سے کچھ واستہ نہیں۔ آپس میں اپر تلے کے چاروں بھائی ہیں۔ نہ کبھی لڑتے ہیں، نہ کبھی جھگڑتے ہیں، نہ گالی بکتے، اور نہ قسم کھاتے، نہ جھوٹ بولتے، نہ کسی کو چھیڑتے، نہ کسی پر آوازہ لستے۔ ہمارے ہی مدرسے میں پڑھتے ہیں۔ وہاں بھی ان کا یہی حال ہے۔ لبھی لسی نے ان کی جھٹی شکایت بھی تو نہیں کی۔

جواب۔ **مصنف کا نام:** ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

سبق کا نام: نصوح اور سلیم کی گفتگو

حل لغت: کانوں کان خبر نہیں: بالکل معلوم نہیں، کوڑیوں لڑکے: بیسیوں لڑکے، واسطہ: تعلق، اپر تلے: پے درپے، متواتر: لگاتار، آوازہ کسنا: طنز کرنا۔

سیاق وسباق: جب انسان زندگی کی اصل روح سے روشناس ہوتا ہے تو وہ دینوی زندگی کی بجائے ابدی زندگی کو سنوارنے کے جتن کرتا ہے۔ اصلاح کا کام اپنے گھر سے شروع ہوتا ہے۔ کنبے کا سربراہ پورے خاندان کی، اخلاقی حالت سدھارنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر خاندان کا سربراہ اپنے کنبے کی صحیح طور پر دیکھ بھال کرے گا تو وہ قیامت کے دن سرخرو ہوگا اور اگر وہ اپنے خاندان والوں کی صحیح تربیت نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اللہ کے سامنے جوانده ہوگا۔ نصوح اپنے بیٹے کی بہتر تربیت اور اصلاح کے لیے اسے اپنے پاس بلاتا ہے اور اس سے روزمرہ کے معملات کے بارے میں گفت وشنید کرتا ہے۔ وہ جاننا چاہتا ہے کہ اسکے بیٹے شب وروز کیسے گزارتے ہیں۔

تشریح: میرے محلے میں چار لڑکے رہتے ہیں یہ چاروں آپس میں بھائی ہیں۔ اور بہت نیک ہیں۔ بہت زیادہ شریف اور اعظیم اخلاق والے ہیں۔ انہیں کسی سے کوئی واسطہ نہیں۔ کسی بھی فضول کام میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔ باقی لڑکوں کے برعکس یہ کھیل کود سے بھی دور ہی رہتے ہیں۔ کبھی انہیں آپس میں لڑتے جھگڑتے نہیں دیکھا۔ اور نہ قسم کھاتے، نہ جھوٹ بولتے، نہ کسی کو چھیڑتے، نہ کسی پر آوازہ کستے۔ مدرسے میں بھی اپنے سبق سے کام رکھتے ہیں۔ ان کا اخلاق اتنا عمدہ ہے کہ نہ کبھی کسی کی جھوٹی شکایت لگائی ہے۔

7۔ متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خالی جگہ پُر کریں۔

جواب۔ (الف) سلیم کی عمر اس وقت کچھ کم دس برس کی تھی۔

(ب) میں اپر لوٹا لینے گئی تھی۔

(ج) صورت سے غصہ تو معلوم نہیں ہوتا۔

(د) سلیم ڈرتا ڈرتا اپر گیا اور سلام کر کے الگ جا کھڑا ہوا۔

(ہ) اگلے مہینے امتحان ہونے والا ہے۔

(و) شاید مجھ کو عمر بھر بھی شطرنج کھیلنی نہ آئے گی۔

(ز) بڑے بھائی جان کے پاس ہر وقت گنجفہ اور شطرنج ہوا کرتا ہے۔

8۔ متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب(✓) کی نشاندہی کریں۔

جواب۔

(1) سلیم کو کس نے آکر جگایا۔

(الف) نصوح نے　　(ب) بیدار نے

(ج) ماں نے　　(د) حضرت بی نے

(2) میاں اکیلے بیٹھے ہوئے کیا کر رہے ہو۔

(الف) شطرنج کھیل رہے تھے　　(ب) کھانا کھا رہے تھے

(ج) کتاب پڑھ رہا تھے　　(د) لکھ رہا تھے

(3) ماں کی گود میں کون سویا ہوا تھا۔

(الف) بلی　　(ب) سلیم

(ج) لڑکی　　(د) بیدار

(4) سلیم ڈرتا ڈرتا کہاں گیا؟

(الف) مدرسہ　　(ب) بازار

(ج) مسجد　　(د) اوپر

(5) اکثر کون گھبرایا کرتا ہے۔

(الف) بتدی　　(ب) چور

(ج) جھوٹا　　(د) نالائق

(6) کھیل کے پیچھے کون دیوانہ بنا رہتا ہے۔

(الف) نصوح　　(ب) سلیم

(ج) بیدار　　(د) نجھلا لڑکا

درست جوابات۔

1	2	3	4	5	6